[This question paper contains 3 printed pages]

Roll No……………………..

S. No. of Question Paper: 4437

Unique Paper Code :2141002001

Name of the Paper :Urdu- A, AEC (NEP-UGCF)

Name of the Course :B.A (Common Course)

Semester : IV

Duration : 2 Hours **Maximum Marks: 60**

(Write Your Roll No. on the top immediately on receipt of this question paper)

نوٹ:کل چار سوالوں کے جواب دیجیے۔پہلا اور دوسرا سوال لازمی ہے۔نمبر مساوی ہیں۔

1- مندرجہ ذیل اقتباسات سے کسی ایک کی تشریح مع سیاق وسباق کیجیے۔

(الف)

"ایک سکھ تھا جس کو پاگل خانے میں داخل ہوئے پندرہ برس ہو چکے تھے ۔ ہر وقت اس کی زبان پر عجیب و غریب الفاظ سننے میں آتے تھے ۔ ” او پڑی گڑ گڑ وی ا ینکس دی بے دھیان دمنگ دی وال آف دی لالٹین "۔ دن میں سوتا تھا نہ رات میں ۔ پہرہ داروں کا یہ کہنا تھا کہ پندرہ برس کے طویل عرصے میں وہ ایک لحظے کے لیے بھی نہیں سویا۔ لیٹا بھی نہیں تھا۔ البتہ کبھی کبھی کسی دیوار کے ساتھ ٹیک لگا لیتا تھا۔

ہر وقت کھڑا رہنے سے اس کے پاؤں سوج گئے ۔ پنڈلیاں بھی پھول گئی تھیں ۔ مگر اس جسمانی تکلیف کے باوجود لیٹ کر آرام نہیں کرتا تھا ۔ ہندوستان پاکستان اور پاگلوں کے تبادلے کے متعلق جب کبھی پاگل خانے میں گفتگو ہوتی تھی تو وہ غور سے سنتا تھا۔ کوئی اس سے پوچھتا کہ اس کا کیا خیال ہے تو بڑی سنجیدگی سے جواب دیتا ۔ " او پڑی گڑ گڑ دی ا ینکس دی بے دھیانا دی منگ دی وال آف دی پاکستان گورنمنٹ۔"

(ب)

’’ابھی پہر رات باقی تھی کہ گھسیٹے نے فقیرا کو جگایا۔ دونوں تاروں کی مدھم روشنی میں اٹھے اور ایک ٹوکرے کو بانس سے لٹکا کر ایک

ڈولی سی بنالی اور اس میں خوب سا پیال بھر دیا اور پھر بڑھیا کے پاس گئے۔ گھسیٹے نے ایک ہاتھ گلے میں اور ایک کمر میں ڈال کر اس کو چھپکلی کی طرح اُٹھا لیا۔ آنکھ کا کھلنا تھا کہ وہ لگی باب ، باب ، باب کر کے اشارے سے کھانا مانگنے، گھسیٹے نے پہلی بار اسے چھوا تھا۔ اسے ایک عجیب اذیت ہوئی جس سے اس کا چہرہ عجب ہونّق ہو گیا ۔ ایک طرف تو آنکھوں میں آنسو آ رہے تھے اور دوسری طرف بدن کے روئیں کھڑے ہو گئے تھے۔گھسیٹے نے اسے لے جا کر آہستہ سے جیسے کوئی شیشے کا برتن ہو ٹو کرے میں رکھ دیا اور پھر اسے چیتھڑوں میں چھپا دیا۔ایک طرف کا بانس فقیر انے تھاما اور دوسری طرف کا گھسیٹے نے اور دونوں گھر کے باہر چلے۔ "

2- مندرجہ ذیل شعری حصے میں سے کسی ایک کی تشریح سیاق وسباق کے ساتھ کیجیے۔

(الف)

بہت پہلے سے ان قدموں کی آہٹ جان لیتے ہیں
تجھے اے زندگی ہم دور سے پہچان لیتے ہیں

طبیعت اپنی گھبراتی ہے جب سنسان راتوں میں
ہم ایسے میں تری یادوں کی چادر تان لیتے ہیں

ہم آہنگی میں بھی اک چاشنی ہے اختلافوں کی
مری باتیں بعنوان دگر وہ مان لیتے ہیں

جسے صورت بتاتے ہیں پتہ دیتی ہے سیرت کا
عبارت دیکھ کر جس طرح معنی جان لیتے ہیں

رفیق زندگی تھی اب انیس وقت آخر ہے
ترا اے موت ہم یہ دوسرا احسان لیتے ہیں

(ب)

رنگ پیراہن کا خوشبو زلف لہرانے کا نام
موسم گل ہے تمہارے بام پر آنے کا نام

دوستو اس چشم و لب کی کچھ کہو جس کے بغیر
گلستاں کی بات رنگیں ہے نہ مے خانے کا نام

پھر نظر میں پھول مہکے دل میں پھر شمعیں جلیں
پھر تصور نے لیا اس بزم میں جانے کا نام

اب کسی لیلیٰ کو بھی اقرار محبوبی نہیں
ان دنوں بدنام ہے ہر ایک دیوانے کا نام

محتسب کی خیر اونچا ہے اسی کے فیض سے
رند کا ساقی کا مے کا خم کا پیمانے کا نام

3- جگر مرادآبادی کی غزل گوئی کے امتیازی پہلو ؤں پرروشنی ڈالیے۔

4- اخترشیرانی کی رومانوی شاعری پراظہار خیال کیجیے۔

5- سعادت حسن منٹو کی افسانہ نگاری پر ایک مضمون تحر یرکیجیے۔

6- افسانہ"کارمن"کا خلاصہ لکھیے۔

7- اکبرالہ آبادی کی نظم"لب ساحل اور موج"کا مرکزی خیال بیان کیجیے۔

8- سعادت حسن منٹو کے سوانحی حالات بیان کیجیے۔